نصیحت

شیخ د. عبد القادر الصوفی

۰۴ اپریل ۲۰۰۶

اللّٰه تعالی سورة الحجر (۱۵:۵۶) میں اعلان فرماتا ھے:

قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِۦٓ إِلَّا ٱلضَّآلُّونَ ﴿٥٦﴾

اس نے کھا "بھلا گمراھوں کے سوا اپنے رب کی
رحمت سے کون ناامید ھو سکتا ھے؟"

اللّٰه جلّ شانہُ سورة الزمر(۳۹:۵۳) میں بھی بیان فرماتا ھے:

قُلْ يَٰعِبَادِىَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا۟ مِن
رَّحْمَةِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٥٣﴾

«کھه دو که آے میرے بندو، جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ھے،
اللّٰه کی رحمت سے مایوس نه ھو جاؤ،
یقینًا اللّٰه سارے گناہ معاف کر دیتا ھے۔
وھی بخشنے والا، رحم کرنیوالا ھے۔"

یہ پیغام اس عظیم اور متحدہ قوم کے نام پر ھے. جس کا تعلق اس علاقے سے ھے جو آج کی بناوٹی قومی اکائیوں افغانستان، پاکستان اور کشمیر کے نام سے مشھور ھیں، تاریخی اور جغرافیایی لحاظ سے ان حدبندیوں کا کوئی وجود نھیں ھے. لیکن ان کو پھلے سیاسی طور پر اور اب ھمارے دور میں مالی آمریت کے ذریعے جدا کیا گیا. اس موقعہ کی مناسبت سے یہ بات بھت ضروری ھے. کہ ان پھاڑوں، صحراؤں، میدانوں اور شھروں میں موجود ھمارے پیارے لوگ اپنی اس بنیادی اور اھم فریضے کو سنبھال لیں جس نے ھمیں آپسمیں جکڑ دیا ھے. وہ شمالی علاقے جو افغانستان کھلاتا ھے. کے حوالے سے یہ بات ذھن نشین کر لیں کہ کٹھ پتلی کرزائی اپنے قوم کا خائن و غدار ھے جدید سیاسی زبان میں وہ کوزلنگ ھے کوزلنگ ناروي کا وہ غدار تھا جو جرمن نازی حکومت کیطرف سے ناروي کے عوام پر مسلط کیا گیا تھا. موجودہ حالات میں یہ ایک مقبوضہ ملک ھے. اور کافر قابض فوج نے اسکو اپنی اخلاقی برائی اور بربریت کا نشانہ بنایا ھوا ھے. ان فوجوں نے اپنے غرور اور بیوقوفی کیوجہ سے ان گذشتہ افواج کے مقدر سے کوئ سبق حاصل نھیں کیا جن کا خیال تھا کہ وہ اس علاقے پر اپنا قبضہ جما سکتے ھیں. یہ ایک المیہ ھے کہ ذھنی طور پر غیر محفوظ قابض فوج سے کھیں زیادہ خطرناک اس علاقے میں کام کرنیوالے غیر سرکاری تنظیمیں ھیں.

اگر اس علاقے کے لوگ شدید مشکلات سے دوچار نہ ھوتے تو ان کے خودکش حملوں کی تشویشناک خبریں ھم تک نہ پھنچتیں. قابض فوج کے خلاف جھاد میں جوش وجذبے سے مصروف ان علماء اور قائدین کے نام پر فوری طور پر میں یہ پیغام روانہ کرتا ھوں کہ نوجوان لڑکوں کو خودکش کارروائیوں پر روانے کرنے کے موجودہ عمل سے ھمیں سختی سے منع کیا گیا ھے اور اس کا ناجائز ھونا ھمارے لئے مزاحمت کی دوسری صورتوں کو منع نھیں کرتا.

اول تو خودکشی ھر حالت میں منع ھے خواہ اسکے اسباب ذاتی ھو یا سیاسی یا جنگی. اور پھر ایسے لوگوں کیلئےاحادیث میں سخت وعید موجود ھے جو اس طریقے سے اپنی

زندگیوں کا خاتمہ کرتے ھیں. اور اگلی دنیا میں ان کا متستقل عذاب اپنے آپ کو اسی طریقے سے قتل کرنا ھوگا.
ھماری پوری تاریخ کے کسی بھی اسلامی جنگی مھم میں خودکشی کا مثال نھیں ملتا. یہ تو شیعہ مذھب کے کافر اسماعیلی فرقے کا رسم و رواج رھا ھے.

ماضی کے تمام مسلم مزاحمتوں اور لڑائیوں کا ادب عملی طور پر فُتُوّا (مردانگی) کی اخلاقی ذمہ داریوں، ضوابط اور حدود کے تحت آیا.

اللّٰہ جلّ شانہُ نے سورۃ الکھف (۱۸:۱۳) میں بیان فرمایا ھے:

إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ ءَامَنُوا۟ بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَٰهُمْ هُدًى ﴿١٣﴾

"وہ کچھ نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے.
اور ھم نے انکی مزید رھنمائی کی."

فُتُوّا کا اعلی ترین درجہ ایثار ھے. اسکا مطلب یہ ھے کہ آپ اپنی زندگی پر اپنے بھائی کی زندگی کو فوقیت دیں. لیکن فلسطین کے ان ذلیل آباؤں اور اب آخر کار مسلم دنیا میں مردوں کا خود کے بجائے اپنے بیٹوں کو خودکش دھماکوں کیلئے روانہ کرنے کے طریقہ کار میں ایثار کا پھلو کھاں ھے؟ خودکش بم دھماکوں کے اس مطلقا شرمناک عمل میں نہ صرف خودکشی کا عمل حرام ھے بلکہ شرعی نقطہ نظر سے ایک جرم کے سرزد کرانے پر کسی کو راضی کرنا ھے. وہ شخص جو ایک نوجوان کو خودکشی کی ھدایت کرتاھے اور وہ شخص جو اسکے بدن کے ساتھ بارود کی پٹی باندھ لیتا ھے اور وہ شخص جو اسکو اس کے ٹکڑے ھونے کی جگہ تک لے جاتا ھے. ان تمام افراد کو اس نوجوان خودکش مسلمان کے قاتلوں کے کٹھارے میں کھڑا کرنا چاھیے. اپنے آپ کو ناپید کرنے سے فتح نصیب نھیں ھوتا. إمام جنید رحمۃ اللّٰہ علیہ نے فرمایا ھے: "اگر کسی عمل کی قبولیت میں

شک ھو تو یہ تصور کرو کہ تم نے عملی طور پر وہ کام کر دیا ھے اور اسکے نتائج کو دیکھا ھے . اگر اسکے نتائج میں کسی برائی کا پھلو ھے تو اس سے اجتناب کرو". اب اگر خودکشی کی پالیسی پر عمل کرنے والے کو کامیابی نصیب ھوتی ھے تو والد ایک قدم آگے بڑھ کر کھتا: "میں بڑی فخر سے آپ کو بتا سکتا ھوں کہ میں نے اپنے بیٹے کو اسکے موت سے گلے لگانے کیلئے بھیجا. اور میں آپ کے بیٹوں پر موزوں حاکم ھوں". لیکن اگر اسکی پالیسی روبشکست ثابت ھوئی تو پھر وہ اپنے لوگوں کو اعلانیہ بتاتا: "ھم اب تک غلامی کی زنجیروں میں جکڑےھوئے ھیں لیکن بدقسمتی سے نئی نسلوں میں اس جھاد کو جاری رکھنے کیلئے ھمارے بیٹے باقی نہ رھے".

وہ سرکاری دستاویز جس کے تحت ان علاقوں پر حکمرانی ھونی چاھیے. وہ "فتاوات العالمگیری" ھے جو فقہ کی ایک عظیم کتاب ھے. جسکو ایک طاقتور سلطان اورنگزیب نے تألیف کیا ھے. اللّہ اس ولی اور مجاھد کو جزاء خیر دے. یہ بات بھت اھم ھے کہ ھمارے معزز دیوبندی علماء کسی بھی معمولی مسئلے کو ان تک پھنچنے والے فقہ سے دور نہ لے جائیں. اور اسی طرح اس مصیبت کی روشنی میں جس کا ملک کو سامنا ھے. لیکن وہ قیادت جب ھم نے ان سے رابطہ کیا تو اس وقت بھی وہ آزادانہ طور پر امریکہ کی تیل کمپنیوں کیساتھ بات چیت میں مصروف تھی. اس کیلئے یہ بات بالکل واضح ھونی چاھئے کہ مسلمان مجاھدوں کے صفوف میں مشکوک عرب مھم جوؤں کا گھس جانا حالیہ مصیبت کا سبب بن گیا ھے.

صرف جدید قیادت ھی اسلام کے عَلم کو بلند کر سکتی ھے. اور اسی پورے حطۂ ھمالیہ اور اسکے گرد واقع وادیوں، میدانوں اور شھروں کیلئے امید کا کرن بن سکتی ھے.

ایسی صورت حال میں دیوبندیوں اور بریلویوں کو آپس کی شرمناک اختلافات ختم کرنی چاھئے. لیکن یہ اس وقت تک ختم نھیں ھو سکتیں جب تک وہ تقسیمات گاؤں کی پالیسی پر کاربند رھیں گے تقسیمات گاؤں سے میری مراد دیوبندی اور بریلوی مکاتب فکر ھیں

کیونکه یه اس وقت عمل میں آیا جب علماء نے واپسی کا راسته اختیار کیا. اور جس وقت عظیم مغل خلافت سے اسلامی امر چھین لیا گیا اسی طرح انکی وجود کے پھلے ھی روز انھوں نے وہ امر اسلامی جاری کیا جو ایک ایسے لازمی شرط کے بغیر تھا جس پر شریعت کا دارومدار ھے. امر کا مرکز دھلی شھر تھا اور دھلی کو کافر انگریزوں نے اپنے قبضے میں لیا تھا. اسی وجه سی یه کوئی حادثه نھیں ھے. که انکے ورثاء ھندو بت پرستوں نے اپنے منطقی انتخاب بنارس شھر کے بجائے مغل دارالحکومت کو اپنے قبضے میں لے لیا. دیوبندیوں اور بریلویوں نے اس بات کی یقین دھانی کرانی ھے جس کا وہ دونوں انکار نھیں کر سکتے. که وہ اپنے سازو سامان میں فتاوات عالمگیری کیساتھ دھلی سے نکل گئے ھیں. یھی ھماری حالیه چیلنج اور معامله ھے.

اللّٰہ پاک سے دعا ھے که ھمیں ایک ایسی نئی قیادت تلے متحد کر دے جو مسلمانوں کی خدمت کیلئے دینی جذبے سےسرشار ھو. اور ھم اس محبت کیساتھ اسکی تصدیق کر دیں جس کا گذشته صدیوں میں ھمارے قائدین مستحق رھے ھیں. آمین